فلمی ستارے: ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

تحریر: سہیل احمد لون

یورپ میں گرمی کے موسم یا جس دن خوب دھوپ نکلی ہو تو یہاں آباد لوگوں کی کیفیت وہی ہوتی ہے جیسی ہماری مظلوم عوام کی گھر میں پانی، بجلی اور گیس دیکھ کر ہوتی ہے۔ موسم گرما میں یورپ کے اکثر شہروں میں بڑے بڑے روایتی میلوں کا اہتمام ہوتا ہے۔ جرمنی کے شہر برلن میں لو پریڈ کے نام سے شہر کے وسط میں میلہ لگتا ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ دیگر چھوٹے شہروں اور قصبوں میں بھی گرمیوں کے موسم میں فو لک فیسٹ (Folk Fest) کے نام سے میلوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ 1998ء میں میں جرمنی کے صوبے بائرن کے ایک چھوٹے سے صنعتی شہر شوئن فورٹ میں مقیم تھا۔ گرمیوں کا موسم تھا چند دوستوں کے ہمراہ فو لک فیسٹ یعنی ثقافتی میلے میں چلا گیا۔ میلے میں ہر شخص ایسے خوش تھا جیسے ہمارے ہاں شادی کے موقع پر خوشی و مسرت سے دمکتے چہرے نظر آتے ہیں۔ اچانک میری نظر ایسے جوڑے پر پڑی جو ثقافتی میلے میں سب کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ ویسے یہاں لوگ کسی کو ایک بار دیکھ کر دوسری نظر ڈالنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے چاہے کوئی نیم برہنہ حسینہ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اس جوڑے میں ایسی خاص بات تھی جس نے وہاں موجود لوگوں کو نہ صرف دوسری نظر بلکہ تیسری آنکھ کھول کر (کیمرے یا ڈیڈیو کیمرے سے) اس انوکھے اسٹائل کو محفوظ کرنے پر مجبور کر دیا۔ ایک سنہرے بالوں والی حسین دوشیزہ اپنے بوائے فرینڈ کو اپنے ساتھ میلے میں لے کر گھوم رہی تھی۔ لڑکے نے صرف چھوٹی سی نیکر پہن رکھی تھی، پاؤں سمیت باقی سارا جسم بھی ننگا تھا۔ گلے میں پٹہ تھا جس کے ساتھ بندھی رسی کا سرا سنہرے بالوں والی دوشیزہ کے ہاتھ میں تھا۔ لڑکا انسانوں کی طرح دو پاؤں پر نہیں کتوں کی طرح زبان باہر نکال کر دونوں ہاتھ بھی زمین پر لگا کر چل رہا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد دوشیزہ کہیں کھڑی بھی ہو جاتی تو لڑکا کتوں کی مانند پہلے ہاتھوں سے زمین صاف کرتا پھر دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر ایسے بیٹھ جاتا جیسے وفادار کتا مالک کے سامنے بیٹھتا ہے۔ جب دوشیزہ اس کو دیکھتی تو وہ پیار کا اظہار کرنے اس کے قدم کو نہ صرف بوسہ دیتا بلکہ چاٹنا بھی شروع کر دیتا۔ دوشیزہ نے بئیر کے دو مگے لئے اپنا مگ ٹیبل پر رکھا اور دوسرا مگ زمین پر بیٹھے لڑکے کے آگے اس انداز میں رکھ دیا جیسے کتے بلیوں کے آگے رکھا جاتا ہے۔ لڑکا کتوں کی مانند زبان مگ میں ڈال ڈال کر بئیر پینے کی کوشش کرتا رہا۔ وہاں پر موجود لوکل میڈیا کے علاوہ اکثریت نے ان کی تصاویر بنائیں ۔ اکثر دیکھنے میں آیا تھا کہ تارکین وطن ویزے کے حصول کے لیے جب گوریوں سے شادی کرتے ہیں تو ویزا پکا ہونے تک میم کے ایسے ہی ناز نخرے اٹھاتے جیسے زر خرید غلام ......! مگر ادھر تو دونوں ہی جرمن باشندے تھے تو پھر میم نے اسے کتا کیوں بنا رکھا تھا؟ اگلے روز لوکل نیوز پیپرز میں اس جوڑے کی خبر نمایاں طور پر شائع کی گئی تھی۔ یوں شوائن فورٹ کے کسی چھوٹے سی گاؤں سے تعلق رکھنے والا ایک گمنام جوڑا اپنی انوکھی حرکت سے مشہور ہو گیا۔ یہ مشہور ہونے کا بخار بھی بعض اوقات ایسی شدت سے چڑھتا ہے کہ انسان کو اس بات کی بھی ہوش نہیں رہتی کہ وہ جو کام کر رہا ہے شہرت تو مل جائے گی مگر مثبت بھی ہے یا نہیں۔ وطن عزیز میں اس وقت انتخابات کا بخار روز بروز تیز ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں فوٹو مافیا سستی شہرت اور تشہیر کے لیے کچھ انوکھا کام کرنے یا نرالا بیان دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ دنیا میں بہت کم

ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں جو خوش شکل بھی ہوں عزت، دولت، شہرت اور قسمت کے دھنی بھی ہوں۔ عمران خان کا نام ایسے خوش قسمتوں میں شمار کیا جاسکتا ہے جس کی شخصیت میں وہ تمام خواص پائے جاتے ہیں جو عام انسان تمنا کرتا ہے۔ کرکٹ سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد عمران خان کی مقبولیت کا گراف پہلے سے بھی زیادہ بلند ہوگیا اب اس کا تذکرہ ان ممالک میں بھی ہوتا ہے جہاں کرکٹ کی اپنی ٹیم ہی نہیں۔ کرکٹ میں عمران خان کی قدر و منزلت کا یہ ثبوت ہی کافی ہے کہ وہ دنیا کے مہنگے ترین کرکٹ مبصروں میں شامل ہے۔ سیاست میں سیاسی حریف تو اس پر تنقید کرتے ہی تھے مگر بعض اوقات ایسے کرکٹر بھی اس پر تنقید کرتے نظر آئے جن کی قومی ٹیم میں شمولیت ہی عمران خان کی وجہ سے ہوئی۔ عامر سہیل اور سرفراز نواز نے تو انتخابات میں عمران خان سے مقابلہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر اداکارہ میرا نے تو عملی طور پر عمران خان کے مقابلے میں انتخابات میں حصہ لینے کے لیے کاغذات نامزدگی الیکشن کمیشن میں جمع کروا دیے ہیں۔ جب سے پاکستانی فلم انڈسٹری تباہی کے دھانے پر پہنچی ہے تب سے فنکاروں نے روزی روٹی کمانے کے ذرائع میں تبدیلی کر لی ہے۔ اب چھوٹی سکرین پر وہ تمام وڈے فنکار دیکھنے کو ملتے ہیں جو کبھی ٹی وی کو شیشے کا ڈبہ ہی سمجھتے تھے۔ فلم انڈسٹری کے زوال کے بعد وینا ملک اور میرا میں سستی شہرت کی دوڑ کا آغاز ہوگیا جس میں دونوں نہلے پر دہلا پھینکتی نظر آئیں۔ میرا کا انتخابات میں حصہ لینا اور وہ بھی عمران خان کے مقابلے میں میدان بھی زندہ دلان کا ہو تو وینا ملک تو پچھتاوے کی آگ میں تو جلے گی ناں...... جس کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اسے پھر سے بھارت جانا پڑ گیا تو اس میں وینا ملک کا تو کوئی قصور نہیں ہوگا۔ ریما بھی اگر انتخابات میں حصہ لے لیتی تو شیخ رشید سے مقابلہ خوب جمتا۔ دیکھا جائے تو ریما میرا سے کہیں زیادہ باشعور اور کچھ پڑھی لکھی بھی ہے اگر عمران خان کو میرا چیلنج کر سکتی ہے تو ریما شیخ رشید کو کیوں نہیں؟ مسرت شاہین بھی مولانا فضل الرحمان سے ملا کھڑے کے لیے تیار ہیں۔ انتخابات میں حصہ لینا ہر پاکستانی شہری کا آئینی حق ہے بشرطیکہ وہ اس معیار پر پورا اترتا ہو جو انتخابات لڑنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اگر کھلاڑی، وکیل، جاگیردار، سرمایہ دار، سابقہ فوجی، بیوروکریٹ، ڈاکٹر، استاد یا مذہبی رہنماء انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں تو اداکارہ کا انتخابات میں حصہ لینا بھی جمہوریت کی نشانی ہے۔ پاکستان میں اس سے قبل بھی فوزیہ وہاب، عتیقہ اوڈھو، طارق عزیز، محمد قوی خان وغیرہ سیاست میں حصہ لے چکے ہیں اب میرا اور مسرت شاہین بھی میدان میں آگئیں ہیں۔

ہمسایہ ملک بھارت میں بالی ووڈ کے امیتابھ بچن، جیا بچن، شبانہ اعظمی، گووندا، شتروگھن سنہا، ونود کھنہ، سنیل دت، سنجے دت سریش اوبرائے سمیت تقریباً 22 مشہور فنکاروں نے بھارتی سیاست میں عملی حصہ لیا ہے جن میں 16 اداکاروں نے اہم عہدوں پر فرائض انجام دیے ہیں ۔ ہالی ووڈ نے تو بالی ووڈ کا بھی ریکارڈ توڑ دیا وہاں کے اداکار رونالڈ ریگن امریکی صدر اور آرنلڈ شوارزنیگر کیلیفورنیا کے گورنر منتخب ہوئے۔ ہالی ووڈ کے تقریباً 26 اداکاروں نے امریکہ کی عملی سیاست میں حصہ لیکر سینٹرز، میئرز، مشیر کے علاوہ حکومت کے کلیدی عہدوں پر کام کیا۔ سری لنکا کے اداکار ماہندا راجا پاکسا (Mahinda Rajapaksa) سری لنکا کے صدر بنے۔ فلپائن کے بھی 26 اداکاروں نے ملکی سیاست میں حصہ لیا۔ پولینڈ کے نامور اداکار Jaroslaw Kaczyriski ملک کے وزیراعظم بنے۔ جرمنی کے اداکار پیٹر سوڈان نے صدارتی امیدوار کے انتخابات میں حصہ لیا۔ اٹلی کے معروف اداکار لونا سٹالر سمیت 3 اداکاروں نے ملکی سیاست میں عملی حصہ لیا۔ برطانیہ کے شاہی خاندان سے بھی اداکاری کے جوہر دکھاتے رہے۔ برطانیہ کے اداکار مائیکل کیش مین، اینڈریو فاولڈ، شال ہال

اور رچرڈ فرینکلین نے بھی برطانوی پارلیمنٹ تک رسائی حاصل کی۔روس کے Mikhail Yevdokikov ریاست آلٹائی کرائے کے گورنر منتخب ہوئے۔کینڈا کے Andree Champagne سینٹ کے رکن اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہے۔ملکی سیاست کوئی کھیل یا فلم کی شوٹنگ نہیں بلکہ اس کا تعلق براہ راست عوام سے ان کے مسائل اوران کے حل سے ہوتا ہے۔فلم فلاپ ہوجائے یا میچ ہار جائیں تو اس سے عوام کو اتنا فرق نہیں پڑتا مگر حکومت فلاپ ہوجائے تو اس کا براہ راست اثر عوام کو ہوتا ہے۔ملکی سیاسی میں حصہ لینا سب کا آئینی اور جمہوری حق ضرور ہے مگر اس میں حصہ صرف شہرت کے لیے لیا جائے تو اپنے آپ سے نہیں بلکہ پوری قوم سے زیادتی ہے۔ ہمارے سیاست اکابرین نے وطن عزیز کو شاید لولی ووڈ، بالی ووڈ یا ہالی ووڈ ہی سمجھا ہے، جہاں انہوں نے حقیقت میں کچھ نہیں کیا صرف اداکاری ہی کی ہے۔ یہی کام اگر پیشہ ورانہ ادا کر ہی کرلیں تو عوام کو شاید کوئی تبدیلی ہی نظر آئے۔حقیقت میں سیاست دان ہی کسی ملک کی پالیسی بنانے اور نظام کو چلاتے ہیں اگر اس میں معیاری لوگ نہیں ہوں گے تو ملک کی قسمت میں صرف منفی شہرت ہی آئے گی۔اقبال نے کہا تھا

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

لیکن پاکستان میں اس شعر کو شاید صرف فلمی ستاروں نے ہی سب سے زیادہ سمجھا ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

31-03-2013.